طہارت و نظافت: اسلام کا طرۂ امتیاز

مفتی محمد عبداللہ قاسمی
استاذِ فقہ و ادب دار العلوم حیدر آباد، انڈیا

طہارت و نظافت ایک مہتم بالشان عمل ہے، آدمی کے لیے باعثِ زیب و زینت ہے، ایک سلیم الطبع انسان کے لیے سرمایۂ عز و افتخار ہے، متمدن اور مہذب لوگوں کا شعار ہے، ترقی یافتہ اور زندہ دل قوموں کی پہچان ہے، اسلام اور مسلمانوں کا طرۂ امتیاز ہے۔

نفاست و پاکیزگی دل کو آسودگی و فرحت عطا کرتی ہے، ذہن کو تازگی و بالیدگی بخشتی ہے، قلب و دماغ کو معطر کرتی ہے۔ صفائی وستھرائی کا اہتمام کرنے سے انسان کو اُنس و سرور حاصل ہوتا ہے، دل جمعی و یکسوئی حاصل ہوتی ہے، ذہنی تشویش و پراگندگی دور ہوتی ہے، حفظانِ صحت میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہے۔

اسلام کا آفتاب طلوع ہونے سے پہلے پوری دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہر سُو اندھیرے کی حکمرانی تھی، طہارت و نظافت سے بے اعتنائی و لاپرواہی تھی، بدن اور کپڑے کی صفائی کو معیوب خیال کیا جاتا تھا، غسل کرنے کو جرم سمجھا جاتا تھا۔ بوسیدہ، بدبودار اور میلے گندے کپڑوں میں رہنے کو لازم اور ضروری قرار دیا جاتا تھا، بغل اور ناف کے بالوں کو تراشنا گناہ سمجھا جاتا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں بعض نصرانی راہب اپنے جسم پہ لباس زیبِ تن نہیں کرتے تھے، اور قابلِ ستر اعضاء کو جسم کے غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے بالوں کے ذریعہ چھپاتے تھے۔ اتھینس نامی راہب کا بیان ہے کہ اس نے زندگی بھر اپنے پیر نہیں دھوئے۔ ابراہام نامی راہب کہتا ہے کہ: میں نے پچاس سال تک اپنے چہرے اور پیر کو پانی سے تر نہیں کیا۔ اسکندریہ کے ایک راہب نے جب عیسائیوں کو غسل کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھا تو کافی افسوس اور رنج وغم کا اظہار کیا، اور کہا کہ: کچھ عرصہ پہلے ہم چہرے پر پانی ڈالنا حرام خیال کرتے تھے۔ افسوس! آج ہم لوگ پورے جسم پر پانی بہا رہے ہیں۔ (ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین، ج:۱،ص:۱۵۱)

مغرب کے لوگ اگرچہ اپنے کو مہذب اور متمدن بتاتے ہیں، متانت وسنجیدگی اور تہذیب وشائستگی کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں؛ لیکن کچھ صدیوں پہلے ان کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔ پاپائے روم نے جرمنی کے بادشاہ فریڈرک پر جب کفر کا فتویٰ لگایا تو اس پر ایک بڑا الزام یہ تھا کہ وہ روزانہ غسل کرتا ہے۔ پاپائے روم روزانہ غسل کرنے والے عیسائیوں کو کافر قرار دیتا تھا، ایسے کافروں کو سزا دینے کے لیے پاپائے روم نے ۱۴۷۸ء میں ایک مذہبی عدالت قائم کی، اور روزانہ غسل کرنے کی پاداش میں پہلے ہی سال دو ہزار افراد کو زندہ جلا دیا گیا، اور ستر ہزار کو قید وبند کی سزائیں جھیلنی پڑیں۔ میلے کچیلے لباس پہننے کی وجہ سے جوؤں کی یہ کثرت تھی کہ جب برطانیہ کا پادری باہر نکلتا تو اس کی قباء پر سینکڑوں جوئیں پھرتی نظر آتی تھیں۔ جب اندلس میں اسلامی سلطنت کا آفتاب غروب ہوا، اور عیسائیوں نے زمامِ اقتدار سنبھال لی، تو فلپ دوم نے تمام حمام بند کرنے کا فرمان جاری کیا، اور اس نے اشبیلیہ کے گورنر کو محض اس لیے معزول کردیا کہ وہ روزانہ ہاتھ منہ دھوتا ہے۔

یہی کچھ حال ہندوازم کا بھی ہے۔ ہندو مذہب کے پیروکاروں کے یہاں طہارت وصفائی کا کوئی تصور نہیں ہے، ان کی مذہبی کتابوں میں نفاست وپاکیزگی کے طور طریقے بیان نہیں کیے گئے ہیں۔ ہندو دھرم کے اندر انسان اپنے مزاج ومذاق کے مطابق حیوانوں کی سی زندگی گزار سکتا ہے۔ چند سال قبل ہندوستان کے سابق وزیر اعظم مرار جی ڈیسائی کا یہ بیان ملک کے مشہور ومعروف جرائد اور بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ میں روزانہ صبح اپنا پیشاب پیتا ہوں۔

سکھوں کے یہاں سر، مونڈھے، زیر ناف کے بال تراشنے سے انسان مذہب سے خارج ہوجاتا ہے، ختنہ کرنا ان کے یہاں بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔

غرض یہ کہ اسلام کے علاوہ تمام مذاہب طہارت وصفائی کی تعلیمات سے یکسر خالی ہیں؛ بلکہ ان مذاہب میں طہارت وصفائی کا اہتمام کرنے والا انسان قابلِ سزا سمجھا جاتا ہے۔ یہ مذہبِ اسلام کا ہی طرۂ امتیاز ہے کہ اس نے نظافت وطہارت پر غیر معمولی توجہ دی ہے۔ گم گشتہ راہِ انسانیت کو اس سلسلہ میں اعلیٰ درس دیا ہے، بڑی شرح وبسط کے ساتھ اس کے آداب اور طور طریقے بیان کیے ہیں، جن کو اختیار کرنے سے ایک سلیم الطبع انسان کو آسودگی اور اطمینان نصیب ہوتا ہے، غیر معمولی فرحت وشادمانی حاصل ہوتی ہے، چہرے پر تازگی اور نورانیت محسوس ہوتی ہے۔

اسلام نے طہارت وصفائی کی بڑی تاکید کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب دوسری مرتبہ وحی نازل ہوئی تو

نبوت کی بھاری ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے جہاں دیگر ہدایتیں دی گئیں، وہیں ایک ہدایت یہ بھی دی گئی کہ ''آپ اپنے کپڑے کو پاک وصاف رکھیے۔'' (القرآن، المدثر:۴) طہارت و پاکیزگی اللہ عزوجل کی محبوب اور پسندیدہ چیزوں میں سے ہے۔ (القرآن، البقرۃ:۲۲۲)

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین استنجاء کے بعد ڈھیلا اور پانی دونوں استعمال کرتے تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی مدح فرمائی، اور قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی:

''فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔'' (القرآن، التوبہ:۱۰۸)

''اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو دوست رکھتے ہیں، اور اللہ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکی کو آدھا ایمان قرار دیا ہے، ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تبارک وتعالیٰ صاف ستھرے ہیں، اور صفائی ستھرائی کو پسند فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تنظفوا بكل ما استطعتم، فإن اللّٰہ تعالٰی بنى الإسلام على النظافة ، ولن يدخل الجنة إلا كلُ نظيف۔''

''اپنی وسعت وحیثیت کے بقدر پاک وصاف رہنے کا اہتمام کرو، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کی بنیاد ہی نظافت پر رکھی ہے، اور جنت میں داخل ہی وہ شخص ہوگا جو پاک وصاف رہنے کا اہتمام کرتا ہو۔''

نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے، اس کی ادائیگی کے لیے بھی جسم، کپڑے اور جگہ کی طہارت کو شرط قرار دیا گیا ہے، پھر وضو پر وضو کی ترغیب، ریح خارج ہو تو وضو کا حکم، جسم کے کسی حصہ سے خون نکلے تو وضو کا حکم، ہر عضو کو تین مرتبہ دھونے کا حکم، وضو کے وقت مسواک کی ترغیب، کلی کرتے وقت غرغرہ کی ترغیب، ناک کی آلائش کو صاف کرنے کا حکم، جنابت لاحق ہونے کے بعد غسل کرنے کی تاکید، غسل میں ممکنہ حد تک پورے جسم پر پانی بہانے کا حکم، زائد مونچھوں کو تراشنے کا حکم، مونڈھے کے بالوں کو اُکھاڑنے کا حکم، زیرِ ناف بالوں کی صفائی کا حکم، ہر ہفتہ ناخن کاٹنے کا حکم، استنجاء میں ڈھیلے اور پانی دونوں کو جمع کرنے کی ترغیب، بیت الخلاء میں جوتے پہن کر داخل ہونے کا حکم، پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کے لیے بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم، قضائے حاجت کے بعد ہاتھ کو مٹی سے رگڑ کر دھونے کا حکم، نیند سے بیدار ہونے کے بعد پانی استعمال کرنے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

پانی اگر موجود نہ ہو یا پانی کے استعمال سے ضررِ شدید لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمّم کا حکم دیا گیا ہے، جس میں اگرچہ چہرہ اور ہاتھ گرد وغبار سے کچھ نہ کچھ آلودہ ہو جاتے ہیں، تاہم نفسیاتی طور پر صفائی وستھرائی کا احساس باقی رہتا ہے، اور ذہنی طور پر انسان اپنے کو پاک وصاف سمجھتا ہے۔

یہ تمام باتیں ایک انسان کو طہارت وصفائی کے حوالہ سے حساس بناتے ہیں، اور انسان کو نفاست پسند، پاک باز، خوش منظر اور خوش جمال بناتے ہیں۔

احادیثِ شریفہ میں طہارت وصفائی کے بڑے فوائد بیان کیے گئے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ:

''جو شخص پاکی کی حالت میں سوتا ہے' فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حدیث نمبر:۱۱۴۴)

ایک روایت میں ہے کہ:

''جو شخص اپنے گھر، آنگن اور استعمال کی چیزوں کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتا ہے تو اس سے فقر وتنگ دستی دور ہوتی ہے، اور غنا ومال داری نصیب ہوتی ہے۔'' (کنز العمال، حدیث نمبر:۲۵۹۹۹)

ایک روایت میں آتا ہے کہ:

''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جانے کا اہتمام کرے تو وہ نماز کی حالت میں شمار کیا جاتا ہے، جب تک کہ اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔''

ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

''قیامت کے دن وضو کی وجہ سے اُمتِ محمدیہ کے اعضاء خوب چمکدار اور روشن ہوں گے اور اسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پہچانیں گے۔'' (بخاری شریف، حدیث نمبر:۱۳۶)

طہارت ونظافت کا اہتمام نہ کرنے پر احادیث شریفہ میں بڑی وعیدیں آئی ہیں۔ ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''عام طور پر عذابِ قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ، حدیث نمبر:۳۴۸)

ایک روایت میں آتا ہے کہ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، اور فرمایا کہ: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے؛ کیوں کہ ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔'' (بخاری، حدیث نمبر:۲۱۶)

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جس گھر میں جنبی ناپاک شخص ہو، اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

(ابوداود، حدیث نمبر: ۲۲۷)

اس کے علاوہ طہارت ونظافت کا اہتمام کرنے سے انسان کو طبی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں، صفائی ستھرائی حفظانِ صحت میں معین ومددگار ثابت ہوتی ہے۔ نفاست وپاکیزگی کا اگر کوئی انسان التزام کرلے تو بہت سی بیماریوں سے حفاظت ہوسکتی ہے۔ شرعی اور طبی نقطۂ نظر سے جہاں ایک انسان کے لیے نفاست وپاکیزگی کا اہتمام ضروری اور ناگزیر ہے، وہیں عقلِ انسانی بھی نفاست وپاکیزگی کی متقاضی ہے۔

جو انسان طہارت وصفائی کا اہتمام کرتا ہے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں، خوش اخلاقی اور ملنساری سے پیش آتے ہیں، مجلس میں آگے جگہ ملتی ہے، اس کے برعکس جو انسان گندہ رہتا ہے، میلے کچیلے لباس پہنتا ہے، اپنی وضع اور ہیئت کو خوش منظر نہیں بناتا ہے تو لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں، اس کو دیکھ کر لوگوں کو انقباض اور تکدر ہوتا ہے، مجلس میں پیچھے جگہ ملتی ہے، معاشرہ کے اندر ایسے انسان کو عزت اور عظمت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔

موجودہ دور میں مسلمانوں میں دین بیزاری اور احکامِ شریعت سے غفلت ولاپرواہی عام ہے، اسلام کی ساری تعلیمات وہدایات کو وہ فراموش کر بیٹھے ہیں۔ اسلامی معاشرہ میں انگریزی تہذیب وکلچر کی جڑیں گہری ہوچکی ہیں۔ مسلم معاشرہ سے اسلامی اطوار وعادات ناپید اور عنقاء ہوگئے ہیں۔

طہارت ونظافت جو کبھی مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھا، سرمایۂ عز وافتخار تھا، افسوس! آج مسلمان اس سے بیگانہ ہوگئے ہیں۔ ہمارے بہت سے مسلمان بھائی طہارت ونظافت کے احکام سے ناآشنا اور نابلد ہیں، وضو اور غسل کے فرائض تک کا ان کو پتہ نہیں۔ نجاست وناپاکی کے ازالہ کا طریقہ کیا ہے، کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، استنجاء کے آداب کیا ہیں، جنابت کے احکام کیا ہیں، حیض ونفاس کے احکام کیا ہیں، اس جیسے روزمرہ پیش آنے والے عام مسائل کی نئی نسل کو خبر نہیں۔ یہ صورت حال کافی افسوسناک اور غم انگیز ہے۔

موجودہ زمانہ میں ضرورت ہے اس بات کی کہ نئی نسل کے سامنے طہارت وصفائی کی اہمیت اور عظمت کو اُجاگر کیا جائے۔ طہارت کے بنیادی احکام سے انہیں روشناس کرایا جائے۔ اسلامی تہذیب وثقافت سے محبت کا نقش ان کے دلوں میں بٹھایا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اُمتِ مسلمہ کو حق بات سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....